بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ - رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر - روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۳ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۹ ہجرت ۱۳۴۵ ہش / ۷ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ / ۲۹ مئی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۲۳

پبلشر و پرنٹر ... ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

احیاءِ اسلام آج زمانہ کی سب سے بڑی ضرورت ہے

جہاں تک ممکن ہو اسلام کی خدمت کرنیکی کوشش کرو

"ہم قرآن شریف ہی کی تعلیم دینے آئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف تو اسی لئے بھیجا ہے کہ اس پر عمل کیا جاوے اس میں کہیں نہیں لکھا کہ خدا تعالیٰ کسی کو مجبور کرتا ہے (یعنی قرآن شریف کی تعلیم تو صاف ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا) انسان کی ہر حالت خواہ وہ آرام کی ہو یا تکلیف کی گزر ہی جاتی ہے کیونکہ وقت تو اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ چنانچہ کسی نے کہا ہے شبِ تنور گزشت و شبِ سمور گزشت

پھر انسان کیونکر اس کام کو مقدم نہ کرے جو اس کا اصل فرض ہے۔

ہمارے نزدیک سب سے بڑی ضرورت آج اسلام کی زندگی کی ہے اسلام ہر قسم کی خدمت کا محتاج ہے۔ اس کی ضرورتوں پر ہم کسی ضرورت کو مقدم نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ نے جو کام ہمارے سپرد کیا ہے ہم معصیت سمجھتے ہیں کہ اس کام کو چھوڑ دیں۔ دو بیمار ہوتے ہیں۔ ایک ان میں سے اگر مر جائے تو کچھ حرج نہیں ہوتا لیکن ایک ایسا ہوتا ہے اگر وہ مر جاوے تو دنیا تاریک سا ہو جاتی ہے۔ بس یہی حالت اسلام کی ہو رہی ہے۔ آج سب سے بڑی ضرورت یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اور بن پڑے اسلام کی خدمت کی جاوے۔ جس قدر روپیہ ہو وہ اسلام کی احیاء میں خرچ کیا جاوے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲۷)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ مئی۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ربوہ ۲۸ مئی۔ کل یہاں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی حضور نے خطبہ جمعہ میں اس امر کو نہایت دلنشین انداز میں واضح فرمایا کہ کام اور اعمال وہی اچھے ہوتے ہیں جن کا انجام اچھا ہو۔ اس ضمن میں حضور نے سورۃ الصّٰفّٰت کی آیات

اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۔ لِمِثْلِ ھٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ۔

کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔

خطبہ جمعہ شروع کرنے سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو نکاحوں کا بھی اعلان فرمایا۔ پہلے حضور نے محترم جناب چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری کے صاحبزادے مکرم چوہدری محمد نعیم صاحب کا نکاح مکرم جناب چوہدری شاہ نواز صاحب گورننگ ڈائرکٹر شاہ نواز لمیٹڈ کراچی کی صاحبزادی عزیزہ امۃ الباری صاحبہ کے ساتھ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ بعدہ حضور نے مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ڈائرکٹر ... لمیٹڈ لاہور کے صاحبزادے مکرم چوہدری انس داؤد صاحب کا نکاح محترم بریگیڈیئر عبدالعلی ملک صاحب کی صاحبزادی عزیزہ نصرت جہاں آرا بیگم صاحبہ کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ نکاحوں کا اعلان کرنے سے قبل حضور نے عربی میں وہ پُرمعارف خطبہ پڑھ کر سنایا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کے بابرکت موقعہ پر ارشاد فرمایا تھا۔ حضور نے اس خطبہ میں بیان فرمودہ علوم و معارف پر نہایت احسن پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ بعد ازاں نکاحوں کا اعلان کرنے کے بعد حضور نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں نماز جمعہ پڑھنے آئے ہوئے ہزاروں احباب شریک ہوئے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو متعلقہ خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے اور انہیں ثمرات حسنہ سے نوازے آمین اللّٰھم آمین۔

ربوہ ۲۸ مئی۔ کل مورخہ ۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام یوم خلافت کے موقعہ پر وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ادا فرمائے کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعدہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور محترم مولانا شمس صاحب نے خلافت کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ تقاریر کے دوران علمائے کرام نے غیر مبائعین کے خلافت سے انحراف کا بھی تفصیل سے ذکر کر کے ان کی سراسر غلط روش پر روشنی ڈالی۔ اور ان کے اعتراضات کا قرآن مجید کی آیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات نیز حضرت خلیفہ اول اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہما کے فرمودات کی روشنی میں مدلل جواب دیئے۔ ۱۰ بجے شب بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (نامہ نگار)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۶۶ء

سادہ زندگی ...... شادی بیاہ

(۲)

سینما بینی اور دیگر عیش و عشرت کے سامانوں پر جو کچھ خرچ ہوتا ہے۔ اگر وہ ہم بچا بھی لیں تو اس کا فائدہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب وہ سب کچھ ہی واقعی بچالیں اور فی سبیل اللہ خرچ کریں۔ لیکن اگر ہم اپنے آپ کو تنگی میں ڈال کر کچھ روپیہ جمع کریں۔ اور وہ سب کا سب بیاہ شادی میں لٹا ڈالیں۔ تو یہ اس سے بدتر ہے کہ ہم اپنے آرام کے لئے وہ روپیہ خرچ کرتے۔ اگر جزورسی سے بچایا ہوا روپیہ بیاہ شادیوں میں لٹا دیا جائے تو ہماری اس جزورسی کا نہ تو ہم کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے۔ اور نہ قوم کو۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہمیں بیاہ شادیوں پر کچھ بھی خرچ نہیں کرنا چاہیئے لیکن اس کا یہ مطلب ضرور ہے کہ خواہ ہمارے پاس کتنا بھی روپیہ ہو۔ اگر ہم حد اعتدال سے بڑھ کر بیاہ شادیوں پر خرچ کر ڈالتے ہیں۔ تو سچی بات یہ ہے کہ ہم اللہ تعالے کے مال میں خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"تم یہ تو کر سکتے ہو کہ باقی ساری جماعت تھوڑی قربانی کر رہی ہو اور کچھ لوگ ایسے ہوں جو زیادہ قربانی کر رہے ہوں مگر تم یہ نہیں کر سکتے کہ باقی ساری جماعت عیش کر رہی ہو اور چند لوگ انتہا درجہ کی قربانی کر رہے ہوں اگر تم ایسا خیال کرو تو یہ ایسی ہی بات ہوگی جیسے کوئی کھٹے پر آم کا پیوند لگا دے یا آم پر ملٹے کا پیوند لگا دے۔ اور ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ دنیا میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں۔ جو ہمارے حکم پر آگ میں کودنے کے لئے تیار ہوں۔ تو ہمیں اپنی تمام جماعت کو تنور کے پاس لاکر بٹھانا پڑے گا۔ اگر ساری جماعت تنور کے پاس بیٹھی ہوگی۔ اور اس کی گرمی اسے جھلس رہی ہو۔ تو چند لوگ ایسے بھی پیدا ہو سکتے ہیں جو اس تنور میں کود پڑیں۔ اور ہم ٹلنے پر آگ میں چھلانگ لگا دیں۔ مگر تم یہ نہیں کر سکتے کہ ساری جماعت تو باغ میں آرام کر رہی ہو اور کچھ لوگ آگ میں کودنے کے لئے تیار ہوں"۔

(خطبہ جمعہ ۱۶ر نومبر ۱۹۳۴ء)

ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت میں بھی بیاہ شادیوں پر فضول خرچی کی عادت عود کر رہی ہے۔ بعض مثالیں تو ایسی بھی دیکھی گئی ہیں۔ کہ قرضہ لے کر زیور، کپڑے اور ولیمہ کی دعوت پر خرچ کیا جاتا ہے۔ ایسے کم استطاعت لوگوں کو مصیبت میں ڈالنے کی ذمہ داری دراصل ان احباب پر ہے جو متمول ہیں مگر "تنور" کے پاس نہیں بیٹھے ہوئے اگر وہ واقعی تنور کے پاس بیٹھ کر سینک محسوس کر رہے ہوتے تو وہ ضرور وہ فالتو روپیہ جو وہ بیاہ شادیوں میں اڑا دیتے ہیں تنور میں جھونک دیتے یعنی فی سبیل اللہ خرچ کرتے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"شادی بیاہ اور خوشی کے مواقع پر بھی اخراجات میں اصلاح ہو سکتی ہے کہ نئے ماحول کے ماتحت اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ چونکہ یہ جذبات کا سوال ہے۔ اس لئے میں یہ حد بندی تو نہیں کر سکتا کہ اتنے جوڑے اتنے زیور سے زیادہ نہ ہوں۔ ہاں اتنا مد نظر رہے کہ تین سال کے عرصہ میں یہ چیزیں کم دی جائیں۔ جو شخص اپنی لڑکی کو زیادہ دینا چاہے۔ وہ کچھ زیور کپڑا اور نقدی کی صورت میں دے دے"۔ (خطبہ جمعہ ۸ر دسمبر ۱۹۴۴ء)

اس وقت بڑی ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کے ذمہ دار لوگ اپنی فوری توجہ سادہ زندگی کے اس اہم پہلو پر مبذول کریں۔ اور وہ روپیہ جو بیاہ شادیوں میں فضول خرچ ہوتا ہے اس کی ناکہ بندی کریں۔ وہ سینما بینی، کھانے پینے کی کفایت، کپڑوں کی کفایت وغیرہ سے بچی ہوئی پائی پائی جمع کر کے یکدم کیوں لڑھکا دینے سے تحریک جدید کے اس سب سے پہلے مطالبہ کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیاہ شادیوں پر خرچ کرنے کے متعلق بھی بعض حدود مقرر فرمائی ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ اب لڑکی والے مقامی براتیوں کے لئے کھانے پینے کا انتظام نہیں کرتے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس کی ہدایت خاص طور پر کی ہے۔ بے شک ہماری جماعت اس پر بڑی حد تک عمل کرتی ہے۔ اگرچہ بعض دوست جو مقامی احباب کو ضرور کھانا کھلانا چاہتے ہیں۔ اس میں بھی رخنے نکال لیتے ہیں۔ تاہم یہ کہا جا سکتا ہے کہ جماعت اس ہدایت پر ۹۹ فیصدی ضرور عمل کر رہی ہے۔ اور یہ ایک قابل تعریف بات ہے۔ مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جہاں یہ خرچ کم ہو گیا ہے وہاں دوستوں نے بیسیوں دیگر اخراجات میں اضافہ کر دیا ہے۔ جن کی تفصیل سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایات کی روشنی میں ذیل میں آتی ہے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود نے فرمایا ہے کہ

"بیاہ شادی اور خوشی کے مواقع پر بھی اخراجات میں اصلاح ہو سکتی ہے کہ نئے ماحول کے ماتحت اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ مگر چونکہ یہ جذبات کا سوال ہے اس لئے میں یہ حد بندی تو نہیں کر سکتا کہ اتنے جوڑے اور اتنے زیور سے زیادہ نہ ہوں۔ ہاں اتنا مد نظر رہے کہ تین سال کے عرصہ میں یہ چیزیں کم دی جائیں۔ جو شخص اپنی لڑکی کو زیادہ دینا چاہے وہ کچھ زیور کپڑا اور نقدی کی صورت میں دے دے۔"

(خطبہ جمعہ ۸ر دسمبر ۱۹۴۴ء)

اس ہدایت میں دراصل آپ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ لڑکی کے والدین زیادہ جوڑے نہ بنائیں۔ اور نہ زیادہ زیور بنائیں۔ یہ ہدایت امیر غریب سب کے لئے ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ہدایت دولتمندوں کے لئے ہے۔ جو اپنی دولتمندی کی نمائش کے لئے بڑے بڑے قیمتی جوڑے اور کئی کئی سیٹ زیوروں کے تیار کرواتے ہیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر بالفرض کوئی متمول والدین اپنی لڑکی کو مدد دینا ہی چاہتے ہیں تو نقدی کی صورت میں دے سکتے ہیں۔ کچھ زیور کپڑے کی صورت میں دیا جا سکتا ہے۔ تاہم حقیقت یہ ہے کہ ایسے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اندازے اور اعتدال کے ساتھ دیں۔ تاکہ دوسروں خاص کر اللہ تعالےٰ کی اور خلق خدا کی حق تلفی نہ ہو کیونکہ ان کی دولت میں صرف وارثین کا ہی حق نہیں ہے۔ بلکہ دین کا بھی حق افضل ہے۔ اگر ایک متمول آدمی اپنی ایک لڑکی کو مثلاً پچیس ہزار نقد زیور اور کپڑے کی صورت میں دے دیتا ہے۔ تو تقریباً اسی قدر اس کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں بھی دینا چاہیئے۔ اگر اتنا نہیں تو نصف۔ نصف نہیں تو چوتھا یا آٹھواں یا دسواں حصہ تو ضرور دینا چاہیئے۔ کیونکہ "عفو" کا حق فی سبیل اللہ دینے سے ادا ہو سکتا ہے۔ جس کی توجیہہ قرآن کریم نے کی ہے۔

ولیمہ کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بڑے سے بڑا ولیمہ بھی اتنا ہوگا جتنے ہمارے ہاں چھوٹے ہوتے ہیں۔ حالانکہ ولیمہ پر دس پندرہ دوستوں کو بلا لینا کافی ہوتا ہے۔ جیسا کہ سنت ہے۔ ایک بکرا ذبح کیا۔ شوربا پکایا اور خاندان کے لوگوں میں بانٹ دیا"۔

(خطبہ جمعہ ۸ر دسمبر ۱۹۴۴ء)

دوستوں کو سوچنا چاہیئے کہ کیا وہ اس معیار پر پورے اترتے ہیں؟ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اکثر ولیمہ کی دعوتیں فضول خرچی کا مظاہرہ ہوتی ہیں۔ ایک وقت کے کھانے سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا سوائے اس کے ولیمہ دینے والے کی دولتمندی کا اظہار ہو جاتا ہے۔ اور امانت میں خیانت ہوتی ہے۔

جہیز کے متعلق حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔

"پھر میں نے دیکھا ہے کہ اب تک یہ مرض بھی چلا جا رہا ہے کہ لڑکی والے یہ پوچھتے ہیں کہ زیور کیا دو گے۔ اور ایسا کہتے ہوئے

(باقی دیکھیے صفحہ پر)

خطبہ نکاح

باہمی تعلقات خدا تعالیٰ کی رضاجوئی کی بنیاد پر قائم کرنے چاہئیں

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

ربوہ ۲۰ رمارچ ۶۶ء بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری منور احمد صاحب ابن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے نکاح ہمراہ ثریا نسرین صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد المجید صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ کا اعلان بعوض چار ہزار روپیہ مہر فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے جو مختصر خطبہ ارشاد فرمایا اس کا متن قارئین کے استفادہ کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

نکاح کے موقع پر جو آیاتِ قرآنیہ پڑھی جاتی ہیں ان میں ہمیں

اس طرف توجہ دلائی گئی ہے

کہ ہم ہر کام کے شروع کرتے وقت یہ سوچ لیا کریں کہ کہیں اس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض تو نہیں ہو جائے گا۔ اسی طرح ہر کام کے ترک کرنے سے پہلے یہ سوچ لیا کریں کہ کہیں اس کے ترک کرنے سے خدا تعالیٰ ناراض تو نہیں ہو جائے گا۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے گا۔ اگر دنیا والے ہر کام سے پہلے اپنے خدا کی طرف متوجہ ہوں اور اس کے کرنے سے پہلے یہ سوچیں کہ اس کے کرنے سے کوئی خرابی تو پیدا نہیں ہوتی۔ یہ کوئی ایسا کام تو نہیں کہ جو خدا تعالیٰ کو ناپسند ہو۔ یا اگر کسی کام کے ترک کرنے کا ارادہ ہے تو اس کے ترک کرنے سے پہلے یہ سوچیں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہو کہ ہم اس کام کو کریں تو دنیا میں ایک انقلابِ عظیم پیدا ہو جائے۔ اور اس میں امن کی زندگی گزارنے والے انسان بسنے لگیں۔

یہ ایک بنیادی تعلیم ہے

جو اسلام نے ہمیں دی ہے اور جس کا تعلق انسان کی زندگی کے ہر شعبہ سے ہے خصوصاً اس تعلق کے متعلق جو انسان کا ایک دوسرے انسان سے ہوتا ہے۔ بعض کام انسان کی ذات کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں اور بعض کام معاشرہ سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ خصوصاً ایسے کاموں کے متعلق ہمیں یہ سوچنا، سمجھنا اور غور کرنا چاہیئے کہ کہیں ان کے کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض تو نہیں ہو جاتا۔

بیاہ اور شادی کی وجہ سے جو رشتہ قائم ہوتا ہے اس میں یہ بات نہایت ضروری ہے کہ باہمی تعلقات کو

خدا تعالیٰ کی رضاجوئی

کی بنیادوں پر قائم کیا جائے۔ اگر ہمارے ہر عمل کی بنیاد تقویٰ پر ہو تو نکاح اور رخصتانہ وغیرہ کے متعلق ساری بد رسوم خود بخود مٹ جاتی ہیں۔ اس سے باہمی رنجشیں بھی دور ہو جاتی ہیں۔ انسان بہرحال کمزور ہے اور وہ بھول چوک میں بہت سی ایسی باتیں کرتا ہے کہ دوسرے تعلق رکھنے والے خصوصاً بڑے گہرے تعلق رکھنے والے انسان مثلاً بیوی یا میاں اس سے خوش نہیں بلکہ ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور اگر انسان ہر کام

خدا تعالیٰ کی خاطر

اور اسکی رضاجوئی کے لئے کرے تو دنیا کے کام بھی چلتے رہتے ہیں اور آپس کے تعلقات بھی بڑے خوشگوار ہو جاتے ہیں۔

(اسکے بعد حضور نے ایجاب و قبول کرایا اور حاضرین سمیت اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے لمبی دعا فرمائی)

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

کا

ایک مکتوب گرامی

خاکسار نے حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی سے درخواست کی تھی کہ وہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے ادارہ اور اس کے مقاصد میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کے لئے دعا فرماویں اور از راہِ مہربانی بطور تبرک چند سطور مخلصینِ جماعت کے لئے بطور تحریک تحریر فرمائیں جس پر آنمخدومہ نے مندرجہ ذیل مکتوب ارسال فرمایا ہے جو قارئینِ الفضل کی خدمت میں پیش ہے۔ نیز آں سیّدہ نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے پانچ ہزار روپیہ کا گراں قدر عطیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جزاھا اللہ خیراً واحسن الجزاء۔

(شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

پام ویو ۵ ڈیوس روڈ لاہور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱۴ رمئی ۱۹۶۶ء

برادرم مکرم سلمک اللہ تعالیٰ

السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔ میری جہاں تک طاقت ہے بفضلہ تعالیٰ ان تمام مقاصد کے لئے برابر پیشتر ہی دعا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ ہی زیادہ ترقیاں بخشے۔ اللہ تعالیٰ تمام مبلغین اور خادمانِ دین کو خواہ کسی شعبہ سے تعلق رکھتے ہوں صدق نیت، پاک ارادوں اور بلند ہمّتوں اور صحت تندرستی والی زندگی کے ساتھ روز افزوں خدمات کی توفیق بخشے اور سب کاموں میں برکت عطا فرمائے۔ سیدنا حضرت بڑے بھائی صاحب خلیفۃ المسیح ثانی رضؓ نے تمام زندگی اور تمام طاقتیں راہِ مولا میں صرف کر دیں اب یہاں سے بھی ان کو بشارتیں پہنچتی رہیں۔ جماعت ترقی کرے حقیقی اسلام کا نمونہ ہر فرد بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ناصر احمد خلیفۃ المسیح ثالث کو صحت والی تمام قویٰ کی سلامتی کے ساتھ خدمتِ دین کے لئے بڑی لمبی عمر عطا فرمائے۔ برکاتِ خلافت کا بڑی شان سے روشن ظہور رہو۔ ان کے ہاتھوں سے توحید اور ایمان و عرفان کے پھلوں پھولوں سے بھرا ہوا گلشنِ اسلام سدا بہار بن کر دنیا کے چپہ چپہ پر پھیل جائے جس کی خوشبوئیں آسمانوں سے فضل و رحمت کی جاذب ہوں۔ رحمت کی بارشیں برستی رہیں اور جس کے پھل تا قیامت تمام عالم کے لئے خیر و برکت اور ہدایت کا موجب ہوتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضاء کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے اور حافظ و ناصر رہے۔

آپ نے لکھا تھا خط کا جواب ضرور دیں اسی لئے لکھا گیا ورنہ تین چار دن سے پھر طبیعت خراب ہے۔ کل تو دل کے مقام پر درد بھی رہا اور سردی لگ کر حرارت بھی محسوس ہوتی رہی ٹمپریچر لیا تو نہیں۔

ٹھیک مجھے تفصیل ابھی معلوم نہیں مگر کیا اس چندہ میں واقعی صرف مرد ہی شریک ہیں؟

والسلام

مبارکہ

حضرت مصلح الموعود رضؓ کا ارشاد ہے:۔

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی"

(افسر امانت تحریک جدید)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا قیام

حضرت المصلح الموعودؓ کی عظیم دینی مہمات کو ترقی دینے کیلئے کیا گیا ہے

حضورؓ سے عقیدت و محبّت کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

مورخہ ۲۰ مئی بروز جمعہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے دارالذکر لاہور میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی اہمیت واضح کی اور احباب جماعت کو تحریک فرمائی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ مرقدہٗ کی عظیم الشان دینی مہمات کو جاری رکھنے اور انہیں ترقی دینے اور حضورؓ کے ساتھ اپنی محبت و عقیدت کا عملی اظہار کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اس طرح اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کریں۔

محترم شیخ صاحب نے جو کہ ان دنوں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے سیکرٹری کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں خطبہ جمعہ کے آغاز میں نمازِ جمعہ اور خطبہ جمعہ کی اہمیت قرآن حکیم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں واضح کی اور بتایا کہ خطبہ جمعہ کو غور سے سُننا اور پھر اس پر عمل پیرا ہونا اللہ تعالےٰ کے نزدیک کتنی اہمیت رکھتا ہے اور کتنے ثواب کا موجب ہے۔ بعدازاں آپ نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ذکر کیا جو کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی یادگار کے طور پر حضور کی جاری فرمودہ تبلیغِ اسلام کی عظیم الشان مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کی غرض سے اور اس طرح حضورؓ کے ساتھ اپنی گہری محبت و عقیدت کا عملی اظہار کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی تحریک خلافتِ ثالثہ کے مبارک و مسعود عہد کی سب سے پہلی مالی تحریک ہے۔ یہ تحریک اگرچہ نفلی تحریک ہے یعنی اس میں حصہ لینا احباب جماعت کی اپنی مرضی اور منشاء پر منحصر ہے لیکن اہلِ نظر جانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے نوافل کس درجہ اہمیت رکھتے ہیں۔ اور پھر یہ نفلی تحریک تو اس عظیم الشان آسمانی وجود کی یاد میں اور اس کے مقدس کام کو ترقی دینے کے لئے جاری کی گئی ہے جس کے ہر احمدی پر ان گنت احسان ہیں اور جس کے ساتھ ہم میں سے ہر ایک کو گہری محبت اور والہانہ عقیدت ہے۔

آپ نے ان انعامات کا تذکرہ بھی کیا جو کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے ذریعے ہمیں حاصل ہوئے اور فرمایا ہمارے لئے ایک یہی بہت بڑا انعام ہے کہ ہمیں اس عظیم الشان وجود (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی جماعت میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا جس کی بعثت کو حضرت سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثتِ ثانیہ قرار دیا اور پھر ہمیں خلافت سے اور دیگر ان روحانی انعامات سے نوازا گیا جو ازل سے الٰہی جماعتوں کے لئے مخصوص ہیں۔ لہٰذا ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم میں سے ہر فرد یہ تہیہ کر لے کہ ہم بھی اسی طرح دین کی راہ میں قربانیاں پیش کریں گے جس طرح رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے پیش کیں۔ اور جن کا نمونہ اس زمانہ میں اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے بھی ظاہر ہوا۔ آپ نے صحابہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اصحاب کی قربانیوں کی چند نہایت ایمان افروز مثالیں دے کر احباب سے اپیل کی کہ وہ ان مثالوں کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں اور اپنی روایات کے شایانِ شان رنگ میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں حصہ لیں اور کوشش کریں کہ ہفتہ عشرہ کے اندر جماعت لاہور کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو اس میں حصہ لینے کی سعادت نہ حاصل کر چکا ہو۔ آپ نے فرمایا جو دوست اس سلسلے میں اپنے وعدے لکھوا چکے ہیں انہیں اپنے وعدوں پر نظرِ ثانی کرنی چاہیئے اور جنہوں نے ابھی وعدے نہیں لکھوائے انہیں فوری طور پر اپنے وعدے پیش کر دینے چاہئیں اور پھر یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ۳۰ جون سے قبل ان وعدوں کی پہلی قسط کے طور پر ایک معقول رقم اس فنڈ میں جمع ہو جائے۔

آپ نے بتایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے دس ہزار روپیہ کا وعدہ فرمایا ہے اور اس کے علاوہ اپنی اور اپنے برادران گرامی قدر کی طرف سے مبلغ ایک لاکھ روپیہ کی گراں قدر رقم دینے کا ارادہ بھی ظاہر فرمایا ہے۔ متعدد مخلصینِ جماعت نے بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے نمونہ کی اتباع کرتے ہوئے معقول وعدے پیش کئے ہیں۔ چنانچہ کئی احباب نے پندرہ پندرہ ہزار۔ دس دس ہزار۔ پانچ پانچ ہزار اور تین تین ہزار روپے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ان میں سے کئی نے نقد رقوم بھی ادا کر دی ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے لیکن ابھی بہت سے دوست ایسے باقی ہیں جنہوں نے تاحال اس میں حصہ لینے کی سعادت حاصل نہیں کی اس لئے ضرورت ہے اس بات کی کہ مقامی جماعت کے عہدیدار اور خدام الاحمدیہ کے کارکن منظم رنگ میں ایک ہفتہ کے اندر اندر تمام احبابِ جماعت سے وعدے حاصل کر کے مرکز میں بھجوائیں ۔۔۔۔ تاکہ اس فاؤنڈیشن کے ذریعے سے ہم حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے جاری فرمودہ کاموں کو ایسے رنگ میں ترقی دے سکیں جن کے نتیجہ میں دنیا یہ دیکھ لے کہ گو حضورؓ ظاہری رنگ میں ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو چکے ہیں لیکن حضورؓ کے کام زندہ ہیں اور برابر ترقی پذیر ہیں۔

آخر میں آپ نے دعا فرمائی کہ اے خدا! تو خود اس نیک تحریک کیلئے دلوں میں تحریک فرما تا دوست زیادہ سے زیادہ تعداد میں انشراح صدر اور بشاشت قلب کے ساتھ اس میں حصہ لے کر رضائے الٰہی کے وارث بن سکیں۔ آمین۔

(نامہ نگار خصوصی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

خُدا کے دین کو پھر آپ نے سجایا تھا

(میں غیر احمدی ہوں لیکن کسی اندرونی جذبہ سے متاثر ہو کر چند شعر جناب مسیح موعودؑ کے متعلق لکھے ہیں)

جمود مذہبِ اسلام پر جو چھایا تھا
نقاب اس کا فقط آپ نے اُٹھایا تھا

جو آپ آئے تو محفل میں زندگی آئی
خُدا کے دین کو پھر آپ نے سجایا تھا

جہاں کی تیرہ و تاریک راہ میں پھر سے
چراغ نُورِ ہدایت بھی اِک جلایا تھا

جو مُردہ رُوح تھے اِک بار ہو گئے زندہ
دمِ مسیح نے اثر اس طرح دکھایا تھا

بلالؔ ان کی نظر سے بدل گئی دُنیا
حسین معجزہ کیا آپ نے دکھایا تھا

(محمد بلال انور منٹگمری)

نوٹس

پاکستان ویسٹرن ریلوے کی لاہور، ملتان، سکھر اور کراچی ڈویژنوں کے سول اضلاع کے باشندوں سے جو مغربی پاکستان کی سکونت رکھتے ہوں درج ذیل سکولوں کے لئے اسسٹنٹ ٹیچروں / اسسٹنٹ مسٹریسوں کی مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے ۳۰ جون ۱۹۶۶ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ ان اسامیوں کا ایک فیصد اور سو کم ۔ فیصد بالترتیب (۱) شیڈولڈ کاسٹ اور (۲) ان ریلوے ملازمین (خواہ وہ ملازمت میں ہوں یا ریٹائر ہو چکے ہوں یا وفات پا چکے ہوں) کے لڑکوں / لڑکیوں۔ پوتوں / پوتیوں، نواسوں / نواسیوں اور زیر کفالت (بشرطیکہ والد وفات پا چکا ہو) بھائیوں / بہنوں کے لئے مخصوص ہیں۔

(۱) پی۔ ڈبلیو آر ہائی سکول لاہور

(i) پانچ (۵) تربیت یافتہ گریجویٹ اسسٹنٹ ٹیچر یعنی بی اے / بی ایس سی بی ٹی یا بی ایڈ جو انگریزی سائنس، ریاضی، سوشل سٹڈیز، سرکہ اور اردو پڑھا سکتے ہوں۔

(ii) ایک (۱) تربیت یافتہ انڈر گریجویٹ اسسٹنٹ ٹیچر یعنی ایف اے سی ٹی جو سوشل سٹڈیز، فارسی اور انگریزی پڑھا سکتا ہو

(iii) ایک (۱) تربیت یافتہ انڈر گریجویٹ اسسٹنٹ ٹیچر یعنی ایف اے سی ٹی جو سوشل سٹڈیز، فارسی اور اردو پڑھا سکتا ہو

(II) سینٹ اینڈریوز ہائی سکول لاہور

چار (۴) تربیت یافتہ انڈر گریجویٹ اسسٹنٹ مسٹریس یعنی ایف اے / ایف ایس سی ۔ سی ٹی جو انگریزی سوشل سٹڈیز، ریاضی اور سائنس پڑھا سکتی ہوں۔ سینٹ میری کی تربیت یافتہ ٹیچروں کو ترجیح دی جائیگی

(III) پی ڈبلیو آر ہائی سکول سمہ سٹہ

(i) ایک ہیڈ ماسٹر ایم اے بی ٹی یا بی ایڈ کو ترجیح دی جائیگی۔ پانچ تا ۸ سال کا پڑھانے کا تجربہ اور معقول حد تک انتظامی امور کا تجربہ رکھتا ہو۔

(ii) دو (۲) تربیت یافتہ گریجویٹ اسسٹنٹ ٹیچرز یعنی بی اے / بی ایس سی بی ٹی یا بی ایڈ۔ انگریزی ریاضی، سائنس اور سوشل سٹڈیز پڑھانے کا تجربہ رکھتے ہوں۔

IV پی ڈبلیو آر ہائی سکول سکھر

(i) تین (۳) تربیت یافتہ گریجویٹ اسسٹنٹ ٹیچرز یعنی بی اے / بی ایس سی / بی کام۔ بی ٹی یا بی ایڈ جو انگریزی سوشل سٹڈیز، اکنامکس، کامرس اور بیالوجی کے ساتھ سائنس پڑھا سکتے ہیں۔

V پی ڈبلیو آر گرلز ہائی سکول سکھر۔

دو (۲) تربیت یافتہ گریجویٹ اسسٹنٹ مسٹریس یعنی بی اے / بی ایس سی۔ بی ٹی یا بی ایڈ جو انگریزی / جنرل حساب ۔ (اکنامکس / ریاضی / سوشل سٹڈیز / پولیٹیکل سائنس اردو فارسی پڑھا سکتی ہوں

VI پی ڈبلیو آر سیکنڈری سکول کراچی کینٹ

آٹھ (۸) تربیت یافتہ گریجویٹ اسسٹنٹ ٹیچر یعنی بی اے / بی ایس سی بی ٹی / بی ایڈ جو انگریزی فزکس، کیمسٹری، بوٹنی اینڈ / یا بیالوجی۔ ریاضی سوشل سٹڈیز، جغرافیہ، ہسٹری، سیوکس، اردو فارسی عربی اور اسلامیات پڑھا سکتے ہوں۔

VII پی ڈبلیو آر گرلز سیکنڈری سکول کراچی کینٹ

دو (۲) تربیت یافتہ گریجویٹ اسسٹنٹ مسٹریس یعنی بی اے / بی ٹی یا بی ایڈ جو انگریزی، اردو اور سوشل سٹڈیز پڑھا سکتی ہوں۔

۲ ۔ سکیل :-

(i) ہیڈ ماسٹر :- ۲۲۵ ۔ ۲۰ ۔ ۵۲۵ روپے جمع ۶۰/- روپے خاص تنخواہ

(ii) تربیت یافتہ گریجویٹ :- ۲۲۰ ۔ ۱۵ ۔ ۴۰۰ روپے

(iii) تربیت یافتہ انڈر گریجویٹ :- ۱۲۵ ۔ ۷ ۔ ۱۹۵ ۔ ۸ ۔ ۲۷۵ روپے

۳ ۔ عمر :-

۳۰ جون ۱۹۶۶ء کو ۱۸ اور ۳۰ سال کے درمیان۔ صرف ہیڈ ماسٹر کی اسامی کے لئے عمر کی حد میں خاص حالتوں میں رعایت دی جا سکتی ہے۔

۴ ۔ درخواستوں کے فارم

درخواستیں مقررہ فارموں پر جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ نزدیکی ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ذریعہ بھجوائی جائیں۔ سرکاری / ریلوے ملازمین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی درخواستیں ان پر چھپی ہوئی ہدایت کے مطابق پر کر کے اپنے سربراہوں کی وساطت سے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ (پرسانل) پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو ارسال کریں جو کہ دفتر مذا میں بہر حال ۳۰ جون ۶۶ء تک پہنچ جانی چاہئیں اس تاریخ کے بعد کوئی درخواست قابل غور نہ ہوگی۔ گورنمنٹ / ریلوے ملازمین کو چاہیئے کہ اپنے محکمے کے سربراہوں کی وساطت سے درخواستیں بھیجیں۔

۵ ۔ خصوصی مراعات :-

ا ۔ شیڈولڈ کاسٹس (i) آزاد کشمیر گلگت ایجنسی اور بلتستان کے مستقل باشندوں یا وہ جو ریاست جموں و کشمیر سے تعلق رکھتے ہیں اور جو مقبوضہ علاقوں میں یا پاکستان کے کسی بھی حصہ میں ہجرت کر کے آ چکے ہیں ایسے امیدواروں کے لئے (۲) درخواست فارم کی قیمت -/۱ روپیہ کی بجائے ۲۵ پیسے ہوگی۔ (ب) زیادہ سے زیادہ عمر کی حد میں ۳ سال کی رعایت دی جائے گی۔ عمر کی حد سے متعلق شرائط میں گنجائش کی رعایت ان امیدواروں کے لئے بھی ہوگی۔ جو مغربی پاکستان کے ضلع ڈیرہ غازیخان کے علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

۶ ۔ انٹرویو کے لئے بلائے گئے امیدواروں کو کوئی سفر خرچ یا یومیہ خرچ نہیں دیا جائے گا۔

۷ ۔ آئٹم I ، II ، III کے لئے انتخاب لاہور میں IV ، V کے لئے ملتان میں اور VI کے لئے سکھر میں اور آئٹم VI اور VII کے لئے کراچی میں ہوگا

۸ ۔ سلیکشن بورڈ کی طرف سے منتخب امیدواروں کو مجوزہ میڈیکل ٹسٹ بھی پاس کرنا ہوگا

۹ ۔ کسی بھی طرح کی کی گئی سفارش نااہلی سمجھی جائے گی۔

INF ۱۵۶۶۷

بقیہ لیڈر

انہیں شرم نہیں آتی۔ کوئی شخص اپنی طرف سے جس قدر چاہے دے لیکن لڑکی والوں کی طرف سے ایسی بات کا کہا جانا لڑکی کے فروخت کرنے کے مترادف ہے"۔

اس پر کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ حضور کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک بیاہ شادیوں کے اخراجات میں سے سب سے زیادہ شرمناک امر یہ ہے کہ لڑکی والے اپنی حسب مرضی زیور اور جہیز کا مطالبہ کریں اور اپنے مونہہ سے کہیں کہ اتنے جوڑے اور اتنے کپڑے ہونے چاہئیں۔ افسوس کا مقام ہے کہ بہت سی شادیاں اسی ایک وجہ سے رک جاتی ہیں۔ لڑکے والے استطاعت نہیں رکھتے یا فضول خرچی خیال کرتے ہیں مگر لڑکی والے ضد میں آ کر بعض دفعہ تو "قول سدید" کا ہی مضحکہ اڑا دیتے ہیں اور بعض دفعہ التوا چاہتے ہیں کہ لڑکے والے اس جبر سے ہی راہ راست پر شاید آ جائیں لیکن جن کے دل میں واقعی خوف خدا ہوتا ہے۔ وہ تو ان باتوں کو سنکر ہی کانپ رکھتے ہیں۔ مہر کے متعلق حضور رحمہ اللہ فرماتے ہیں:-

"پھر مہر بھی حد سے زیادہ مقرر کئے جاتے ہیں۔ ہمارے گھروں میں عام طور پر ایک ہزار روپیہ مہر ہوتا ہے۔ بعض زیادہ بھی ہیں۔ زیادہ ان حالتوں میں ہیں جن میں عورتوں کو شرعی حصہ نہیں مل سکتا۔ وہاں مہر اتنا ہے کہ وہ کمی پوری ہو جائے۔ مگر یہاں میں نے دیکھا ہے کہ معمولی معمولی آدمی دس دس اور پانچ پانچ ہزار مہر مقرر کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی جائدادیں اور آمدنیاں بہت ہی کم ہوتی ہیں۔ بہر حال حیثیت کے مطابق ہونا ضروری ہے"۔

(خطبہ جمعہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۶ء)

الغرض سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس طرح شادی بیاہ کے متعلق ایک کفالت شعارانہ خاکہ ہمارے سامنے رکھدیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بعض دوست سمجھتے ہیں کہ جب ہم کو اللہ تعالیٰ نے سب کچھ دے رکھا ہے تو ہم خرچ کیوں نہ کریں۔ ایسے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مبذرین ہی میں شمار ہوں گے۔ اور کئی لحاظ سے وہ گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں اول تو مبذرین کی صف میں کھڑا ہونا ہی بڑی برائی کی بات ہے۔ پھر حقیقی نقصان یہ ہے کہ وہ خدا داد دولت کو جو در اصل ان کے پاس بطور امانت کے ہے وہ اس طرح امانت میں خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس طرح "سادہ زندگی" کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور دین کے کاموں میں جو روپیہ خرچ ہونا چاہیئے وہ تلوں تلوں میں گنوا دیتے ہیں۔ اگر لڑکی والے اور لڑکے والے شادی کے بعد جو کچھ شادی بیاہ کے اخراجات میں سے نقد زیور وغیرہ کی صورت میں بچ گیا ہے۔ اس کا حساب لگا کر اصل خرچ سے منہا کریں تو معلوم ہوگا کہ اصل خرچ میں سے صرف ½ باقی رہ گیا ہے اور وہ بھی اس لحاظ سے بیکار ہے کہ اسکے ½ حصہ یعنی کپڑوں کا کسی کو زندگی قائم رکھنے کے لئے بھی فائدہ نہیں ہے۔ اور زیورات میں بھی کم از کم ½ حصہ نقصان میں چلا جائے گا۔ اگر یہی ضائع شدہ روپیہ ہم مثلاً فضل عمر فاؤنڈیشن کو مضبوط بنانے میں صرف کریں۔ تو کتنا مفید کام اس سے لیا جا سکتا ہے۔

ہمیں ہر وقت یہ یاد رکھنا لازمی ہے کہ ہم دنیا میں تجدید و احیائے دین کے لئے اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے کھڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں اور معاشرہ میں جو غلط رسوم راہ پا گئی ہیں۔ ان کی جڑ کاٹ دیں۔

لائلپور میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی تقریر

لائلپور مورخہ ۲۰ مئی بروز جمعہ کو مئی نمبر ۲/۱۵ واقع جناح کالونی لائلپور میں ۵ بجے شام سے ۲/۱ ۷ بجے تک ایک کامیاب تقریب منعقد ہوئی جس میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عربیہ و انگلستان نے "یورپ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ جلسہ گاہ کو کرسیوں اور شامیانوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ چاروں طرف خوبصورت چارٹ اور سینکڑوں تصاویر آویزاں کی گئی تھیں جو اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی اور اسلامی خدمات کی آئینہ دار تھیں۔

کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب نے شرکت کی جس میں کالجوں کے طلباء۔ پروفیسر معزز شہری اور تاجر شامل تھے۔

سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مربی لائلپور نے سرانجام دیئے۔ تلاوت و نظم کے بعد تنزانیہ۔ زنڈ و نیشیا اور ماریشس سے آمدہ طلباء نے اختصار کے ساتھ تقریریں کیں اور اپنے ملک میں جماعت احمدیہ کی خدمات اور جدوجہد کا ذکر کیا اور آخر میں اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد سابق مبلغ بلاد عربیہ و انگلستان نے نہایت دلنشین پیرایہ میں جماعت احمدیہ کی یورپ میں تبلیغی جدوجہد کا ذکر فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ یورپ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بابرکت ذات اور اسلام کی پاکیزہ تعلیمات پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ کس طرح جماعت احمدیہ ان کے دندان شکن جوابات دے کر سعید روحوں کو اسلام کی طرف کھینچ رہی ہے۔ آپ نے غلبہ اسلام کے بارے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں کا بھی تفصیلاً ذکر فرمایا اور بتایا کہ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید کی بدولت جماعت احمدیہ کو ایسے دلائل سے بہرہ ور فرمایا ہے کہ دنیا کا کوئی مذہب اور کوئی فلسفہ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور دنیا کے بڑے بڑے مفکر اب جماعت احمدیہ کی اس مساعی کے کامیاب نتائج کا اعتراف کر رہے ہیں۔

سوا سات بجے شام دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(خاکسار شیخ عبد اللطیف سیکرٹری اصلاح و ارشاد لائلپور)

الدّال علی الخیر کفاعلہٖ (حدیث شریف)

اس وقت جماعت کے صاحب نصاب احباب میں سے بہت سے احباب فکر اور توجہ سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔ لیکن بعض احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مگر یا تو مسئلہ کی لاعلمی کی وجہ سے یا عدم توجہ کی وجہ سے وہ زکوٰۃ ادا نہیں کر رہے۔ حالانکہ ادائیگی زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے قرآن پاک میں اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ کا بار بار حکم دیا گیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا سختی سے ارشاد فرمایا ہے۔

پس عہدیداران مال اور دیگر مخلصین جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے انہیں ادائیگی کی طرف توجہ دلائیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے۔ الدّال علی الخیر کفاعلہٖ کہ نیکی کی طرف بلانے والا ایسا ہی ہے۔ گویا وہ خود اس نیک کام کے کرنے والا ہے

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم نذیر احمد صاحب بھٹی ڈی ٹائپ کالونی کوارٹر ۲/۱۵ ۳ سمندری روڈ لائلپور نے لکھا ہے کہ میرے والد محترم مستری غلام نبی صاحب مورخہ ۲۲/۳/۶۶ کو وفات پا گئے تھے۔ مرحوم نے پانچ مرلہ اراضی قطعہ نمبر ۲۳ بلاک نمبر ۲۰ واقع محلہ دار الیمن میں سے حاصل کیا تھا (اس قطعے میں جس کا رقبہ دس مرلہ ہے نصف کے حصہ دار مرحوم کے بھائی مستری محمد رمضان صاحب شریک ہیں) والد صاحب مرحوم کا حصہ تعدادی پانچ مرلہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ (اس قطعہ کی جو رقم ابھی واجب الادا ہے۔ وہ میں ادا کروں گا۔ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں (۱) محترمہ نور بیگم صاحبہ بیوہ (۲) محمد یوسف صاحب (۳) منیر احمد صاحب (۴) بشیر احمد صاحب (۵) نذیر احمد صاحب (۶) الٰہی بخش صاحب پسران مستری غلام نبی صاحب مرحوم (۷) بشریٰ نور صاحبہ (۸) منیرہ نور صاحبہ (۹) الماس نور صاحبہ دختران۔ اس درخواست پر مکرم سردار محمد صاحب پریذیڈنٹ حلقہ کی تصدیق بھی درج ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

ضرورت ہے

فضل عمر ہوسٹل۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک ماشکی کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار نوجوان۔ محنتی اور دیانتدار ہونا چاہیئے درخواستوں پر جماعت کے دو معزز آدمیوں کے تصدیقی دستخط ہوں۔ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ملازمہ کی ضرورت

مجھے ایک عورت ملازمہ کی ضرورت ہے جو کہ گھر کی دیکھ بھال کر سکے شریف اور ایماندار ہو اور کام سمجھ سے سرانجام دے سکے احمدی عورت کو ترجیح دی جائے گی۔ اکیلی عورت بہتر ہے اگر ایک دو ابڑا بچہ ساتھ ہو تو وہ بھی ساتھ رہ سکتا ہے۔ مگر زیادہ بچے نہ ہوں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ خط و کتابت ضروری امور طے کی جا سکتی ہیں۔ بیگم مرزا رشید احمد ۱۲۳/ ے

پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپرس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے سلسلے میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر سامان کی مختصر نوعیت اور مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت جس میں ڈاک اور پیکنگ کا خرچ بھی شامل ہے (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	وصولی کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۔	P3/332/4-65 (ریٹ کنٹریکٹ) ہنڈانڈیا یارڈ مختلف سائز و اقسام (۸ آئٹم)	۱۰ روپے	۲۴ رمئی ۶۶ء تا ۱۶ رجون ۶۶ء	۱۸ رجون ۶۶ء ۸ بجے	۱۸ رجون ۶۶ء ۲/۱ ۸ بجے
۲	ریٹ کنٹریکٹ P5/- سوپ واشنگ / سوپ واشنگ ہارڈ (۲ آئٹم)	۱۰ روپے	۲۶ رمئی ۶۶ء تا ۲۱ رجون ۶۶ء	۲۲ رجون ۶۶ء ۸ بجے	۲۲ رجون ۶۶ء ۲/۱ ۸ بجے

نوٹ :- آئٹم نمبر ۱ و نمبر ۲ ریٹ کنٹریکٹ کے لئے دعوت ہے جس کے کرنسی پیریڈ کے دوران کامیاب ٹنڈر دہندہ یا دہندگان کو ریلوے پرچیز آرڈر جب اور جہاں دیئے جائیں بالتخصیص مقام و مقدار قبول کرنا ہونگے اور مقررہ ریٹ پر آرڈر ملنے کے مقررہ میعاد کے اندر سپلائی کرنا ہوگی جو کنٹریکٹ کے کرنسی پیریڈ سے بڑھ سکتی ہے۔ ریلی ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپرس روڈ لاہور نیز ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (سیلز) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے کراچی سے چھٹی کے سوا تمام ایام میں صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک مندرجہ بالا قیمت نقد ادا کر کے یا بذریعہ ڈاک بھیج کر حاصل کر سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر۔ چیک بنک ڈرافٹ گارنٹی بانڈ بنک ڈیپازٹ رسید یا ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ بطور ٹنڈر فارموں کی قیمت کے ادا قبول نہیں کئے جائیں گے۔ پیش کشیں صرف انہی ٹنڈر فارموں پر قبول کی جائیں گی۔ ٹنڈر ان ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو حاضر ہونا چاہیں گے۔

۱۸۲

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۲۴۱:۔ میں کلثوم اختر زوجہ عبدالرشید قوم کمبوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔ (۱) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو ابھی بذمہ خاوند ہے (۲) میرا زیور حسب ذیل ہے۔ گلو بند طلائی وزنی چار تولہ بحساب فی تولہ -/۱۲۵ روپے (۲) چوڑیاں طلائی دو عدد وزنی ۲ تولہ کلپ طلائی وزنی ۱ تولہ بحساب فی تولہ -/۱۲۵ روپے کل قیمت -/۸۷۵ روپے کل وزن ۷ تولہ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ کلثوم اختر۔ گواہ شد عبدالرشید خاوند موصیہ سرونٹ نذر سٹو ڈیو مین بازار شیخوپورہ۔ گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ حال شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۱۸۲۴۲:۔ میں امۃ السمیع زوجہ ملک سمیع اللہ قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔ (۱) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو ابھی بذمہ خاوند ہے میرا زیور حسب ذیل ہے۔ (۱) دو چوڑی کانٹے طلائی وزنی ۲ تولے ۱۱ ماشہ ٹیکہ طلائی ایک تولہ گلو بند طلائی تین تولہ۔ چوڑیاں طلائی ۸ عدد وزنی ۳ تولے ۹ ماشہ (۵) انگوٹھیاں ۶ عدد وزنی ۲ تولے ۲ ماشے (۶) جھومر طلائی وزنی ایک تولہ ۲ ماشے (۷) کڑے طلائی ۵ تولے (۸) لاکٹ طلائی ایک تولہ۔ کل وزنی ۱۹ تولے مالیتی -/۲۳۷۵ روپے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ امۃ السمیع۔ گواہ شد سمیع اللہ خاوند موصیہ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے (قائد عمومی مجلس مرکزیہ)

منزل ہے دور

بچپن سے جوانی تک ... اور اس کے بعد بھی ... زندگی کی راہ کٹھن ہے۔
ننھے میاں کو قدم قدم پر سہارے کی ضرورت ہوگی۔ خواہ تعلیم کا معاملہ ہو شادی بیاہ کا یا دیگر ضروریاتِ زندگی کا۔
اپنے بچوں کو پوسٹل لائف انشورنس کا سہارا دیجئے۔ ان کے خوشحال مستقبل کی ضمانت اس سے بہتر اور کیا ہو سکتی ہے؟
پوسٹل لائف انشورنس کی شرح پریمیم سب سے کم اور منافع زیادہ ہے۔ ادائیگی بلا تاخیر ہوتی ہے۔

بونس کی شرح

عام شہریوں کے لئے ———— ۱۸ روپے فی ہزار
فوجیوں کے لئے ———— ۱۵ روپے فی ہزار

پوسٹل لائف انشورنس

ملک میں زندگی کے بیمہ کا سب سے بڑا ادارہ

بیعت کرنیوالے کا سب سے بڑا تعلق اس سے ہونا چاہیئے جس سے اس نے بیعت کی ہے

جان مال بیوی بچے اور دوسرے رشتے اس تعلق میں حائل نہیں ہونے چاہئیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیعت کی حقیقت اور اس کے اصل مفہوم کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ بیعت کرنے کے لئے بیعت کرنے والے کا سب سے بڑا تعلق اُس سے ہوگا جس سے اس نے بیعت کی ہے۔ جان، مال، بیوی بچے اور دوسرے رشتے کوئی بھی اس میں حائل نہیں ہو سکتے۔ یہی ایک بات تھی جس نے صحابہ کو رضی اللہ کے الفاظ کا مستحق بنا دیا۔ انہوں نے بیعت کی اور اسے انجام تک نبھایا۔ ایک صحابیؓ تھے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر رہیں۔ میں حضور کے آگے بھی لڑوں گا اور پیچھے بھی۔ دائیں بھی لڑوں گا اور بائیں بھی۔ گویا اس کا دل برداشت نہیں کرتا تھا کہ آپؐ کے کوئی کانٹا بھی چبھے ایک اور صحابی کا ذکر ہے کہ وہ ایک جنگ میں ایک دشمن کو جو پہلے کئی ایک صحابہؓ کو شہید کر چکا تھا، کے مقابلہ پر نکلے اور پھر جلدی ہی واپس لوٹ آئے۔ اُن سے پوچھا گیا کیا آپ موت سے ڈرتے ہیں جواب دیا کہ نہیں موت سے نہیں ڈرتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آج اتفاقاً میرے بدن پر دو زرہیں تھیں۔ مجھے خیال آیا کہ دو زرہوں کا پہننا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ گویا میں موت سے ڈرتا ہوں۔ اس لئے میں واپس لوٹا کہ دونوں زرہیں اتار کر پھر جاؤں۔ چنانچہ اسی حال میں وہ گئے اور مقابل پر جو کافر تھا اسے قتل کر ڈالا۔ ایک اور صحابیؓ تھے ایک جنگ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے رہ گئے تھے اور دشمن کی طرف سے تیر پر تیر برس رہے تھے وہ صحابیؓ آپؐ کے سامنے اوٹ کر کے کھڑے ہو گئے۔ ان کے بہت سے تیر لگے مگر وہ بڑے استقلال کے ساتھ اپنی جگہ پر کھڑے رہے۔ تیر پر تیر کھاتے رہے اور سی تک نہ کی۔ جنگ کے خاتمہ پر ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو درد نہ ہوتا تھا؟ جواب دیا درد تو ہوتا تھا مگر مجھے خیال یہ تھا کہ اگر میں سی کروں گا تو ممکن ہے کہ میرا بدن ہل جائے اور اوٹ نہ رہے۔ یہ تو مردوں کے واقعات ہیں عورتوں کے واقعات بھی عجیب حیرت انگیز ہیں جنگ احد سے جب لوگ واپس آرہے تھے۔ ایک عورت آگے بڑھی اور لوگوں سے پوچھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ کسی نے جواب دیا کہ تیرا باپ مارا گیا۔ اس نے پھر پوچھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ کسی نے کہا تیرا بھائی مارا گیا۔ اس نے پھر پوچھا کہ رسول اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ کسی نے کہا کہ تیرا خاوند مارا گیا۔ اس عورت نے غصہ سے کہا کہ میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھتی ہوں تم کچھ اور ہی باتیں کر رہے ہو۔ اسی شخص نے کہا کہ الحمد للہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیریت سے ہیں۔ عورت نے زور سے کہا الحمد للہ کہا اور بولی میں تو آپؐ ہی کی خیریت چاہتی تھی مجھے اس کا غم نہیں کہ میرے عزیز رشتہ دار مارے گئے۔

جب تک اس طرح کا اخلاص نہ ہو جنت نہیں ملتی۔ ایسے اخلاص والوں کے لئے اس دنیا میں بھی جنت ہے اور آخرت میں بھی۔"

(الفضل ۸ ستمبر ۱۹۳۶)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲۸ مئی۔ قومی اسمبلی کے اجلاس کے پہلے دن ایوان کو بتایا گیا کہ حکومت کشمیر کے تنازعہ کو سلامتی کونسل میں پیش کرنے کے امکانات پر بڑی سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ وقفہ سوالات کے دوران امور خارجہ کے پارلیمانی سیکرٹری مسٹر عبدالاوّل نے بتایا کہ یہ اقدام کونسل کی ۲۰ ستمبر کی قرارداد کے چوتھے پیراگراف کی روشنی میں کیا جائے گا۔ مسٹر اوّل نے کہا کہ ابھی قطعی طور پر یہ کہنا دشوار ہے کہ یہ مسئلہ کونسی تاریخ کو کونسل میں دوبارہ پیش کیا جائے گا۔ لیکن اس کا زیادہ تر انحصار حالات پر ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے اعلان تاشقند پر اس نقطۂ نگاہ سے دستخط کئے تھے کہ فریقین قابل قبول بنیادوں پر اپنے تمام جھگڑوں کو حل کرنے کے لئے مخلصانہ اقدامات کریں گے۔

راولپنڈی ۲۸ مئی۔ قومی اسمبلی کا بجٹ اجلاس کل ایوب ہال میں شروع ہو گیا اجلاس کے پہلے دن سرکاری رازوں کے قانون میں ترمیم کا ایک بل منظوری کے لئے اور دو آرڈی ننس توثیق کے لئے پیش کئے گئے۔

سرکاری رازوں کے قانون مجریہ ۱۹۲۳ء میں ترمیم کا بل وزیر داخلہ چوہدری علی اکبر نے پیش کیا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ غیر ملکی طاقتوں کے فائدہ کے لئے کئے جانے والے بعض جرائم کی سزا ایک اور تین سال سے بڑھا کر ۱۴ سال قید تک سزا دی جا سکتی ہے لیکن اس قسم کے جن جرائم کا تعلق دفاعی امور سے نہ ہو ان کی سزا ایک صورت میں ایک سال اور دوسری صورت میں تین سال قید ہے۔ کسی غیر ملکی طاقت کے مفاد کے لئے دوسری قسم کے جرائم کا ارتکاب بھی پہلی قسم کے جرائم کی طرح سنگین ہے اس لئے ان کی سزا بھی ۱۴ سال ہونی چاہیئے۔

ڈھاکہ ۲۸ مئی۔ بھارتی فوج نے کل پھر کسی اشتعال کے بغیر مشرقی پاکستان کی سرحد پر فائرنگ شروع کر دی ہے۔ یہ فائرنگ ضلع سلہٹ میں گوبند پور کے گاؤں میں کی جا رہی ہے اس کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

یہاں پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق بھارتی فوجوں نے ۲۶ مئی کو رات لفلو اور شین گنوں سے گوبند پور کے بے گناہ کاشتکاروں پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی تھی۔ یہ کاشتکار اپنے کھیتوں میں ہل چلا رہے تھے کہ اچانک ان پر گولیاں برسنا شروع ہو گئیں۔ بھارتی فوج نے ان پر ۱۶ راؤنڈ چلائے۔

حکومت مشرقی پاکستان نے اس واقعہ کے خلاف حکومت آسام سے سخت احتجاج کیا ہے۔

اسلام آباد ۲۸ مئی۔ روس کے پارلیمانی وفد کے سربراہ مسٹر ورڈن نے کہا ہے کہ پاکستان ایک پر امن ملک ہے اور وہ کسی ملک کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ روس ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ میں آزادی کے لئے جدوجہد کرنے والے عوام کی مسلسل حمایت کرتا رہے گا۔ وہ کل بوٹل شہرزاد میں تقریر کر رہے تھے۔ جہاں قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر عبدالجبار خان کی طرف سے ان کے اعزاز میں دعوت دی گئی تھی۔

راولپنڈی:۔ ۲۸ مئی۔ روس کے پارلیمانی وفد نے کل صدر ایوب سے بات چیت کی۔ اس موقع پر دونوں ملکوں کے تعلقات اور دوسرے اہم امور زیر بحث آئے۔ بات چیت تقریباً ۹۰ منٹ تک جاری رہی۔

کراچی ۲۸ مئی۔ امیر بہاولپور الحاج صادق محمد خان عباسی کی میت کل صبح پی آئی اے کے طیارے کے ذریعہ لندن سے کراچی پہنچ گئی۔

امیر بہاولپور کا ۲۴ مئی کو لندن میں انتقال ہو گیا تھا۔ جونہی ان کا جنازہ طیارہ سے باہر لایا گیا فوج کے دستے نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس موقع پر صدر ایوب کی نمائندگی بریگیڈیئر بلگرامی نے کی۔ ان کے علاوہ کمشنر کراچی سید دربار علی شاہ، سٹیشن کمانڈر کرنل خسرو الملک، نواب جوناگڑھ، نواب مانادور، شیخ آف منگرول، میر غلام حسین تالپور، مسٹر ایم ایچ اے اصفہانی ان کے اتالیق مولوی کرامت اللہ اور امیر بہاولپور کے بے شمار دوست اور مداح ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔ اور ان کی آنکھیں اشکبار تھیں۔

قاہرہ ۲۸ مئی۔ پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ میں جو بین الاقوامی ہاکی میچ ہو رہا تھا وہ کل ہار جیت کے فیصلے کے بغیر ختم ہو گیا دونوں ٹیموں نے کوئی گول نہیں کیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴